



بخار کو برا بھلا مت کہو یہ تو بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتا ہے، جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام مُسَيَّب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ام سائب (یا پھر یہ فرمایا) اے ام مُسَيَّب! تمہیں کیا ہوا ہے، کیوں کانپ رہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ بخار کی وجہ سے اللہ اس میں برکت نہ دے! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”بخار کو برا بھلا مت کہو یہ تو بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتا ہے، جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے“

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے]

جابر رضی اللہ عنہ اس حدیث میں بیان کر کے نبی ﷺ ام السائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، جو کانپ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان سے اس کا سبب دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ بخار کی وجہ سے کانپ رہی ہیں ”الحمی“ اس حرارت کو کہا جاتا ہے، جو جسم کو لاحق ہوتی ہے ایک قسم کا مرض ہے، جس کے کئی انواع ہیں ”لا بارک اللہ فیہا“ ام سائب جس بخار کے مرض میں مبتلا تھیں اس کے خلاف یہ بد دعا تھی آپ ﷺ نے بخار کو برا بھلا کہنے سے منع فرمایا، یعنی نبی ﷺ نے بخار کو برا بھلا کہنے سے منع فرمایا؛ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے افعال میں سے ہے اور ہر وہ شے جو اللہ کے افعال میں سے ہے، اسے برا بھلا کہنا انسان کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ اسے برا بھلا کہنا دراصل اسے تخلیق کرنے والے کو برا بھلا کہنا ہے اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا: ”زمانہ کو برا بھلا مت کہو؛ کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے“ چنانچہ انسان کو جب کوئی مصیبت لاحق ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے اور اللہ سے اجر کا امید وار رہے پھر فرمایا کہ یہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو ایسے صاف کر دیتا ہے، جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے مراد یہ ہے کہ بخار کا مرض برائیوں کا کفار اور رفع درجات کا سبب بنتا ہے جب لوہے کو آگ پر تپایا جائے تو میل کچیل اور گندگیاں الگ ہو جاتی ہیں اور صاف ستھرا لوہا باقی رہ جاتا ہے ایسے ہی بخار بنی آدم کے صغیر گناہوں کو دور کر دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ ان سے صاف ستھرا ہو جاتا ہے

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/8961>